10

اگر دنیا کی ساری طاقتیں بھی تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیں تو خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا

(فرمودہ 28 مارچ 1952ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''متواتر کچھ عرصہ سے یعنی پاکستان بننے کے قریباً ایک یا ڈیڑھ سال بعد سے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پیدا کی جا رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اِس وقت تک کم سے کم چار قتل بھی ہو چکے ہیں۔ اس امر کو دیکھتے ہوئے جماعت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا کیا علاج ہوگا؟ بعض لوگ تو اس امید میں رہتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس کا علاج کرے گی اور جہاں تک قانون کا سوال ہے میرے نزدیک صاف بات ہے کہ جماعت کو قانونی لحاظ سے حکومت کو ایسے افعال کی طرف بار بار توجہ دلانی چاہیے۔ کیونکہ حکومت کے ذمہ دار افراد نے خواہ وہ اپنی ذمہ داری ادا نہ کریں جو نام اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے ان کا فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اگر جماعتیں انہیں اس طرف توجہ نہ دلائیں تو وہ دنیا کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہم حالات سے واقف نہیں تھے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کی حفاظت کے لئے تیار تھے لیکن انہوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ پس دنیا کے دربار میں اور خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی حکومت کے افسروں پر حجت پوری کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر ضلع اور ہر صوبہ کے حکام اور گورنمنٹ پاکستان کے سامنے متواتر اپنے حالات رکھیں اور قطعاً اس بات کا خیال نہ کریں کہ

اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ جتنی دیر سے نتیجہ نکلے گا اتنا ہی وہ انہیں مجرم بنانے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوگا۔ دنیا کی حکومت جتنی گرفت کرسکتی ہے خدا تعالیٰ کی حکومت یقیناً اس سے زیادہ گرفت کرسکتی ہے۔ لیکن کسی شخص پر حجت تمام کر دینا سب سے بڑا کام ہے۔ خودسر جوشیلے اور بے وقوف لوگ اسے فضول سمجھتے ہیں۔ لیکن عقل مند لوگ جانتے ہیں کہ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ کسی شخص پر حجت پوری ہو جائے اور اس کے ساتھیوں اور دوسرے لوگوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اس کے بعد وہ خواہ عمل نہ کرے اس کے لئے یہی سزا کافی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جو سزا دے گا وہ الگ ہے۔ میں اُن لوگوں سے متفق نہیں ہوں جو کہتے ہیں حکومت نے پہلے کیا کیا ہے کہ ہم پھر اس کے پاس جائیں۔ یہاں اس بات کا سوال نہیں کہ وہ کوئی علاج بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ لوگ ہم پر مقرر کر دیئے گئے ہیں اور انہیں خدا تعالیٰ نے ہم پر حاکم مقرر کیا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی انہیں اسی نام سے مخاطب کریں اور کہیں کہ تم ہمارے حاکم ہو اور امن قائم رکھنا تمہارا فرض ہے۔ اور اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہ کریں تو ہم دوبارہ ان کے پاس جائیں گے اور انہیں اس طرف توجہ دلائیں گے۔ بعض لوگ کہیں گے کہ وہ پھر بھی کچھ نہیں کریں گے۔ میں کہتا ہوں یہ درست ہے لیکن ان پر حجت ضرور ہو جائے گی اور حجت قائم ہو جانا بڑی بھاری چیز ہے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو ہم تیسری مرتبہ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے فساد بڑھ رہا ہے آپ لوگ قیامِ امن کے لئے کچھ کریں۔ وہ پھر کوئی بہانہ بنائیں گے اور کہیں گے نہیں نہیں ہم اس طرف توجہ کریں گے۔ اور اگر وہ پھر بھی توجہ نہیں کریں گے تو ہم چوتھی مرتبہ ان کے پاس جائیں گے۔ تم کہو گے پھر کیا ہوگا؟ وہ تو پھر بھی کچھ نہیں کریں گے۔ میں کہوں گا وہ خواہ کچھ نہ کریں لیکن ان پر چار حجتیں ہو جائیں گی اور عقل وانصاف کی عدالت پر حجت پر حجت قائم ہونا بہت بڑی کامیابی ہے۔

جو لوگ مادی چیزوں کو لیتے ہیں وہ کسی افسر کے موقوف ہو جانے اور اس کے ڈسمس (DISMISS) ہو جانے کا نام سزا رکھتے ہیں۔ بے شک وہ سزا ہے لیکن وہ سزا گھٹیا درجہ کی ہے۔ کسی شخص کا مجرم ثابت ہو جانا اُس کا غیر ذمہ دار قرار پانا اور فرض ناشناس قرار پانا اس کے ڈسمس ہو جانے اور معطل ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہے۔ کتنے آدمی ہیں جو معطل ہوئے۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے انہیں بری قرار دیا۔ پرانے زمانہ میں کئی کمانڈر اپنی کمانوں سے

الگ ہوئے، کئی بادشاہ اپنی بادشاہتوں سے الگ ہوئے لیکن بعد کی تاریخ نے انہیں بری قرار دے دیا۔ وہ کتنے سال تھے جو انہوں نے تکلیف میں گزارے۔ یہی دس بارہ سال وہ تکلیف میں رہے اور انہوں نے ذلت کو برداشت کیا لیکن بعد کی تاریخ نے انہیں اتنا اچھالا کہ وہی معطل شدہ کمانڈر اور بادشاہ عزت والے قرار پائے۔ اس کے مقابلہ میں کتنے بڑے سرکش بادشاہ اور کمانڈر گزرے ہیں جنہیں اپنے وقت میں طاقت، قوت اور دَبدبہ حاصل تھا۔ انہوں نے ماتحتوں پر ظلم بھی کئے لیکن سینکڑوں اور ہزاروں سال گزر گئے کوئی شخص انہیں اچھا نہیں سمجھتا۔ ہر تاریخ پڑھنے والا انہیں ملامت کرتا ہے اور انہیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کی اولاد بھی اپنے آپ کو اُن کی طرف منسوب کرنا پسند نہیں کرتی۔ دنیا میں یزید کی اولاد موجود ہے، ابوجہل کی اولاد بھی موجود ہے، فرعون کی اولاد بھی ہوگی لیکن کون ہے جو اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا پسند کرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ پس تم یہ مت خیال کرو کہ حکام اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم رکھیں۔ ملک نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ امن قائم رکھیں۔ قوم نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ امن قائم رکھیں۔ اگر تم انہیں اس طرف توجہ دلاتے ہو لیکن وہ توجہ نہیں کرتے تو وہ اخلاقی عدالت میں مجرم قرار پائیں گے اور اخلاقی عدالت میں مجرم قرار پا جانے سے سخت سزا اور کیا ہو سکتی ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ لوگ تمہیں دکھ دیتے ہیں تو جب تم نے احمدیت کو قبول کیا تھا اُس وقت تم نے دشمن کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ تمہیں دکھ دے۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ تم ایک شخص کو بطور مہمان بلاؤ اور جب وہ مہمان آئے تو تم رونے لگ جاؤ کہ وہ روٹی کھا گیا ہے؟ اگر تم نے کسی مہمان کو خود بلایا ہے تو تمہیں اس کی مہمان نوازی کرنی ہوگی۔ اس طرح جب کوئی شخص کسی سچائی کو قبول کرتا ہے تو وہ سچائی کے دشمنوں کو دعوت دیتا ہے کہ اُس پر حملہ کریں اور وہ اس پر یقیناً حملہ کریں گے۔ اور اگر افسر فرض شناس بھی ہو جائیں بلکہ تمہاری تائید میں ظلم بھی کرنے لگ جائیں تب بھی شیطانی طاقتیں تم پر حملہ آور ہونگی۔ حکومت کا ساتھ مل جانا یا خلاف ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر تم حق پر ہو اور حکومت کا کوئی افسر تمہیں تکلیف دیتا ہے تو تم اسے

اخلاقی عدالت میں مجرم ثابت کرو۔ لیکن اگر تم پر کوئی شخص ظلم اور تعدّی کرتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ افسر فرض شناس ہے اور وہ تمہاری مدد بھی کرے گا تو پھر بھی وہ اُس وقت تک ظلم کو نہیں مٹا سکتا جب تک کہ وہ وقت نہ آ جائے جو خدا تعالیٰ نے اُسے مٹانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ ایک صداقت کی دشمنی محض یہ نہیں ہوتی کہ اس کے قبول کرنے والے کو مارا جائے بلکہ دشمنی یہ ہوتی ہے کہ اُسے جھوٹا کہا جائے۔ اب کیا حکومتیں کسی کو جھوٹا کہنے سے روک سکتی ہیں؟ اگر وہ جلسے روک دیں گی تو لوگ گھروں میں بیٹھے باتوں باتوں میں جھوٹا کہیں گے۔ اور اگر حکومت اَور زیادہ دبائے گی تو وہ دلوں میں جھوٹا کہیں گے۔ اب دلوں میں بُرا منانے سے کون سی طاقت روک سکتی ہے۔ اگر ایک شخص صداقت سے محروم ہے، وہ ناواقف ہے اس لئے وہ صداقت سے دشمنی کرتا ہے اور وہ شیطان کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے تو جب تک اُس کا دل صاف نہ ہو اُس کی دشمنی کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس دن اُس کا دل صاف ہو جائے گا تو کیا کوئی ایسی طاقت ہے یا کوئی ایسی حکومت ہے جو اس سے مخالفت کروا سکے؟ جو لوگ احمدیت کے دشمن ہیں حکومت اگر چاہے بھی تو اُن کے دلوں سے دشمنی کو نہیں نکال سکتی۔ اِسی طرح جن لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے اگر حکومت چاہے بھی تو بھی اُن کے دلوں سے بانی سلسلہ احمدیہ کی محبت کو نہیں نکال سکتی۔

ہمارا مقابلہ اور ہماری جنگ دل سے ہے۔ اور جب ہمارا مقابلہ اور ہماری جنگ دل سے ہے تو حکومت پر نظر رکھنی فضول ہے۔ تمہاری فتح دلوں کی فتح ہے۔ اور جب دل فتح ہو جائیں گے تو تمہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ اگر تم نے دلوں کو فتح کر لیا تو تم دیکھو گے کہ یہی افسر جو آج تمہارے خلاف دوسرے لوگوں کو اُکساتے ہیں ہاتھ جوڑ کر تمہارے سامنے کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے ہم تو آپ کے ہمیشہ سے خادم ہیں۔ اگر کوئی شخص باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ، قوم اور ملک کی طرف سے اسے ایک امانت سپرد کی جاتی ہے اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا تو وہ لالچی ہے، حریص ہے، خود غرض ہے۔ اور جو شخص لالچی، حریص اور خود غرض ہے اس سے انصاف کی امید نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ کے لئے جاتے تھے تو منافق لوگ کہتے تھے ہم ان لوگوں کے ساتھ نہیں جائیں گے اور اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈالیں گے۔ لیکن جب آپ کامیاب و کامران لَوٹتے اور مالِ غنیمت آپ کے

ہاتھ آ جاتا تو یہ لوگ دوڑتے آتے اور کہتے ہم بھی آپ کے بھائی ہیں۔1 پس جو دیانت دار آدمی ہے اگر آپ لوگوں کو اُس کی اخلاقی مدد بھی مل جائے تو بھی وہ دلوں کو نہیں بدل سکتا۔ وہ بے شک کوشش کرے گا مثلاً ایک آدمی مارا جاتا ہے تو وہ کوشش کرے گا کہ قاتل کو سزا ہو جائے۔ اور فرض کرو کہ ایک مجسٹریٹ انصاف سے کام لے کر قاتل کو سزا دے دیتا ہے تب بھی سزا سے بنتا کیا ہے؟ جب لاکھوں لوگ ایسے موجود ہیں جو احمدیت کے دشمن ہیں تو ایک افسر چاہے وہ انصاف سے کام لے، کر کیا سکتا ہے۔ فرض کرو حکومت قانون بنا دیتی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت نہ کی جائے۔ تب بھی اگر اکثریت شرارت پر آمادہ ہو تو وہ حکومت کو بھی بدل سکتی ہے۔ پس جو دیانتدار افسر ہیں ان کی طاقت محدود ہے اس لئے وہ زیادہ مفید نہیں ہو سکتے۔ اور جو شخص بددیانت ہے اُس سے اُمید رکھنا فضول ہے۔ اس لئے تم حکام کو برابر توجہ دلاتے جاؤ تا اُن پر حجت تمام ہو جائے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑک اٹھتا ہے اور مظلوم کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد بھی تیز ہو جاتی ہے۔ لیکن اس امداد پر توکل نہ کرو۔ مگر اس طریق کو جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے اُسے بھی اختیار کرو۔

آخر کوئی حکومت ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، بُری ہو یا اچھی اُس کے بننے میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ 2 یعنی حکومت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں فلاں شخص نے لڑائی کر کے حکومت لے لی ہے، فلاں شخص نے غصب کر کے حکومت لے لی ہے یا فلاں شخص نے بغاوت کر کے حکومت کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ لیکن ہر حکومت میں خدا تعالیٰ کی مرضی ضرور شامل ہوتی ہے۔ جس طرح انسان کی پیدائش میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے، جس طرح انسان کی موت میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے، جس طرح رزق میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے اسی طرح اس کی مرضی حکومت میں بھی شامل ہوتی ہے۔ بے شک اس میں انسانی اعمال کا بھی دخل ہے، بے شک اس میں انسانی کوششوں سستیوں اور غفلتوں کا بھی دخل ہے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ ہماری طرف سے ہے۔ جس طرح موت اور حیات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اسی طرح حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی قوم کی موت اور حیات، اُس کا

ٹوٹ جانا اور بننا ہے یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب ہم کہتے ہیں تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ تو حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا بھی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہوا۔ اور جس خدا کے ہاتھ میں حکومت کا قائم کرنا ہے، جس خدا کے ہاتھ میں حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا ہے، وہی خدا حکم دیتا ہے کہ تم اپنی تکلیفیں افسرانِ بالا کے سامنے لے جاؤ اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا بیوقوفی ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مذہبی لحاظ سے بار بار اپنی تکالیف گورنمنٹ تک پہنچائیں۔ اسی طرح اگر کوئی افسر فرض شناس ہوگا تو ہماری مدد بھی کرے گا اور ہمیں فائدہ پہنچائے گا۔ لیکن اگر وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گا تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکو گے کہ اے خدا! جو ذریعہ اصلاح کا تُو نے بتایا تھا وہ ہم نے اختیار کیا ہے پھر اس پر جو حجت پوری ہو جائے گی اور جس سزا کا اسے خدا تعالیٰ مستحق قرار دے گا وہ اس پر وارد ہو جائے گی۔ چاہے وہ سزا آخرت میں ہی ملے یا اس دنیا میں مل جائے۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ ایک افسر کو اونچا کرنے والے ہوتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ وہی اُسے ذلیل کر دیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی افسر آتا ہے تو ایک وقت تک لوگ اُس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ بعد میں وہی لوگ اُس کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ وہ مجبور ہو کر اپنا تبادلہ کرا لیتا ہے۔ پس جب حکومت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور جب چاہے وہ اسے توڑ سکتا ہے تو اس کے مقرر کردہ طریق کو نہ بھولو۔ تم اِس بات کو مت بھولو کہ شورشوں کو حکام تک پہنچانا تمہارا فرض ہے۔ پھر تم یہ بات بھی مت بھولو کہ تمہارا توکل خدا تعالیٰ پر ہے حکومت پر نہیں۔ پھر جہاں تمہارا یہ فرض ہے کہ ان امور کو حکومت کے سامنے لے جاؤ وہاں اگر تمہیں مایوسی نظر آتی ہے تو مایوس مت ہو کیونکہ اصل بادشاہ خدا تعالیٰ ہے اور جو فیصلہ بادشاہ کرے گا وہی ہوگا۔ انسان جو فیصلہ کرے گا وہ نہیں ہوگا۔ ایک افسر کی غلطی کی وجہ سے حکام کو توجہ دلانا چھوڑ نہ دو۔ اور ایک افسر کی غفلت کی وجہ سے فائدہ اٹھانا ترک نہ کرو۔ محض چند افسران کا اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہونا ایسی چیز نہیں کہ تم حکام کے کام سے غافل ہو جاؤ۔ تم انہیں توجہ دلاتے رہو اور ان کے پاس اپنی شکایات لے جاؤ۔ لیکن تمہارا ایمان تبھی مکمل ہوگا جب تم اپنی شکایات حکومت کے سامنے پیش تو کرو، تم ان امور کو لے کر افسران کے پاس جاؤ تو ضرور لیکن یہ خیال مت کرو کہ اگر

وہ توجہ نہ کریں گے تو تم کونقصان پہنچے گا۔ اگر یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے تو خدا تعالیٰ نے ہی اسے پورا کرنا ہے۔ جس دن تمہیں یہ یقین ہو جائے گا کہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ اسے ضرور کرے گا تو تم موجودہ مخالفت سے گھبراؤ گے نہیں۔ ہر انسان میں تھوڑی بہت شرافت ضرور ہوتی ہے تم اگر متواتر افسروں کے پاس جاتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن وہ شرما جائیں گے اور وہ خیال کریں گے کہ ہم نے اپنا فرض ادا نہیں کیا لیکن یہ لوگ اپنا فرض ادا کئے جارہے ہیں۔ اور جب تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو گے تو تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمام رحمتوں اور فضلوں کا منبع ہے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ ایک جماعت کو خود قائم کرے اور پھر اسے مٹا دے۔ اس سے بڑی بے دینی اور بدظنی اور کیا ہوسکتی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال کرو کہ وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ اگر تم نیکی اور معیارِ دین کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہو گے تو وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا، کبھی نہیں چھوڑے گا، کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اگر دنیا کی ساری طاقتیں بھی تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیں تو خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ اُس کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور تمہاری مدد کے سامان پیدا کریں گے۔'' (الفضل 23 مئی 1952ء)

1: الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ (النساء:142)

2: آل عمران:27